سلسلۂ نباتات قرآن (قسط 8)

زَقُّوم

تحقیق وتحریر: سیّد قاسم محمود

اردو، ہندی: تھوہر — انگریزی: Euphorbia

سنسکرت: واجرا — عربی: زقّوم، لبّین، رمید

بنگالی: [illegible] — نباتاتی نام: Eurphorbia

زقوم کا حوالہ قرآن مجید کی چار سورتوں کی انیس آیات میں آیا ہے، جس کی تفصیل یہ ہے:

(۱) سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۶۰:

﴿وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۭ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۝﴾

''اور (یاد کرواے نبیؐ!) جب ہم نے تم سے کہہ دیا تھا کہ تیرے رب نے ان لوگوں کو گھیر رکھا ہے، اور یہ جو کچھ ابھی ہم نے تمہیں دکھایا ہے، اس کو اور اُس درخت کو جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے، ہم نے ان لوگوں کے لئے بس ایک فتنہ بنا کر رکھ دیا۔ ہم انہیں تنبیہہ پر تنبیہہ کئے جا رہے ہیں، مگر ہر تنبیہہ ان کی سرکشی میں اضافہ ہی کئے جاتی ہے۔''

(۲) سورۃ الصافات کی آیات ۶۲ تا ۶۸:

﴿اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝﴾

© rasailojaraid.c

''بولو' یہ ضیافت اچھی ہے یا زقوم کا درخت؟ ہم نے اُس درخت کو ظالموں کے لئے فتنہ بنا دیا ہے۔ وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی تہہ سے نکلتا ہے۔ اُس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے شیطانوں کے سر۔ جہنم کے لوگ اسے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔ پھر اس پر پینے کے لئے اُن کو کھولتا ہوا پانی ملے گا' اور اس کے بعد اُن کی واپسی اُسی آتشِ دوزخ کی طرف ہوگی۔''

(۳) سورۃ الدخان کی آیات ۴۳ تا ۴۸:

﴿اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ۝ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝﴾

''زقوم کا درخت گناہ گار کا کھاجا ہوگا' تیل کی تلچھٹ جیسا' پیٹ میں وہ اس طرح جوش کھائے گا جیسے کھولتا ہوا پانی جوش کھاتا ہے۔ پکڑو اسے اور رگیدتے ہوئے لے جاؤ اس کو جہنم کے بیچوں بیچ' پھر انڈیل دو اس کے سر پر کھولتے پانی کا عذاب۔''

(۴) سورۃ الواقعہ کی آیات ۵۲ تا ۵۶:

﴿لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۝ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۝ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ۝ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝﴾

''(اے گمراہو!) تم زقوم کے درخت کی غذا کھانے والے ہو۔ اُسی سے تم پیٹ بھرو گے اور اُوپر سے کھولتا ہوا پانی تونس لگے ہوئے اونٹ کی طرح پیو گے۔ یہ ہے ان کی ضیافت کا سامان روزِ جزا میں۔''

عربی زبان کی لغت ''المنجد'' میں زقوم کو گناہگاروں کے لئے جہنم کا درخت اور زہریلی غذا بتایا گیا ہے۔ اردو کی تفاسیر میں زقوم کو تھوہر کہا گیا ہے۔ مثلاً:

مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنی تفسیر ''ترجمان القرآن'' میں زقوم کو تھوہر کہا ہے اور بتایا ہے کہ یہ ہندوستان کے ہر علاقے میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

''تفسیر حقانی'' میں اس کی تشریح یوں کی گئی ہے:

''شجر ملعونہ سے مراد زقوم کا پیڑ ہے۔ چونکہ قرآن مجید میں آ چکا تھا کہ یہ جہنمیوں کی غذا ہوگا' اس پر بھی قریش مکہ بہت تمسخر کیا کرتے تھے کہ آگ میں پیڑ ایک خلافِ قیاس بات ہے' تو آپؐ (نعوذ باللہ) دیوانے ہیں' حالانکہ وہ پیڑ ہی آگ کا ہوگا' اور

© rasailojaraid

یوں بھی آگ میں ایک کیڑا رہتا ہے جس کو سمندل کہتے ہیں۔ گویا نباتات کیا' بلکہ حیوانات بھی آگ میں ہوتے ہیں۔ یہ بھی ان کے لئے فتنہ ہوگیا' اور ملعونہ اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ بدمزا ہے۔ عرب بری چیز کو خبیث اور ملعون کہا کرتے ہیں۔''

مولانا عبدالماجد دریابادی اپنی ''تفسیر ماجدی'' میں زقّوم کی شرح میں لکھتے ہیں:

''چنانچہ دورِ محمدی کی پہلی صدی کے بڑے روشن خیال ابوجہل نے ٹھیک آج کے روشن خیالوں کے انداز میں شجرِ زقّوم کا ذکر سن کر تمسخر واستہزا کے لہجے میں کہا تھا کہ آگ کے شعلوں کے درمیان کوئی درخت کیسے رہ سکتا ہے؟ گویا عالمِ آخرت اور جہنم کے قوانین طبیعی بھی بالکل عالمِ ناسوت کے قوانین کی نقل ہوں گے..... زقّوم ایک درخت ہے جو عرب میں اپنی تلخی کے لئے مشہور تھا۔ فارسی میں اسے حنظل اور اردو میں تھوہر کہتے ہیں۔ دوزخ میں آگ سے پیدا ہوگا' اور کسی طرح بھی انسانی غذا کے قابل نہ ہوگا۔ یوں بھی زہریلا اور تلخ ہوتا ہے' اور پھر دوزخ کے زقّوم کا کہنا ہی کیا ...... زقّوم کے معنی کسی کسی نے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ یہ قوم بربر کی زبان میں کھجور اور مکھن کو کہتے ہیں۔ اس پر فقہ مالکی کے مفسر ابن العربیؒ بڑے غصے کے ساتھ لکھتے ہیں کہ ایسے قول کسی جاہل ہی کے ہو سکتے ہیں''۔

''روح المعانی'' میں صوفیہ کا یہ قول بھی نقل ہوا ہے کہ زقّوم کا درخت حرص وحُبِّ دنیا کا درخت ہے جو حشر میں اس شکل میں متمثّل ہو جائے گا۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی اپنی تفسیر ''تفہیم القرآن'' میں سورۂ صافات کی متعلقہ آیت کی تشریح میں لکھتے ہیں:

''زقّوم ایک قسم کا درخت ہے جو تہامہ کے علاقے میں ہوتا ہے۔ مزا اس کا تلخ ہوتا ہے' بو ناگوار ہوتی ہے اور توڑنے پر اس میں سے دودھ کا سا رس نکلتا ہے جو اگر جسم کو لگ جائے تو ورم ہو جاتا ہے۔ غالباً یہ وہی چیز ہے جسے ہمارے ملک میں تھوہر کہتے ہیں''۔

علامہ عبداللہ یوسف علی نے اپنے تفسیری حاشیے (نمبر ۴۲۵۰) میں لکھا ہے کہ زقّوم کا پودا یروشلم کے قریب اریحہ میں پایا جاتا ہے۔ علامہ صاحب کا خیال ہے کہ قرآن مجید سے پہلے اس پودے کا نام کچھ اور ہوگا۔ نزولِ قرآن مجید کے بعد اس کا نام زقّوم پڑ گیا۔

غرضیکہ اردو کے تمام مفسرین نے قرآن کریم کے لفظ ''زقّوم'' کو تھوہر کے مماثل قرار دیا ہے۔ ''تھوہر'' کے بارے میں ''فرہنگ آصفیہ'' میں لکھا ہے: ''ہندی لفظ ہے۔ اسم مذکر ہے۔ ایک قسم کا خاردار زہریلا درخت' جس میں سے دودھ نکلتا ہے۔ زقونیا' زقّوم۔ مزاجاً

© rasailojaraid

تیسرے درجے میں گرم' دوسرے میں خشک ۔ محلّل ریاح ومخرج اخلاطِ صفرا و سودا و بلغم''۔

تھوہر کا تعلق نباتیات کی جنسِ آملہ سے ہے' جس کی ایک ہزار سے زیادہ انواع و اقسام افریقہ اور ایشیا کے گرم خطوں' یہاں تک کہ امریکہ اور آسٹریلیا میں بھی پائی جاتی ہیں ۔ یہ تمام اقسام ذائقے میں کڑوی اور کسیلی ہیں ۔ بعض اقسام زہریلی ہیں ۔ تمام اقسام میں اس کی ناگوار بو قدرِ مشترک ہے ۔ ہندوستان' پاکستان میں جنسِ آملہ کی ساٹھ سے زیادہ اقسام پائی جاتی ہیں جو زیادہ تر خاردار ہیں ۔ اس کو شمالی ہند میں تھوہر اور وسطی علاقوں میں سینڈھ کہا جاتا ہے۔ جنسِ آملہ کی بعض اقسام عرب میں بھی ہیں ۔ کہیں ان کو زقّوم کہا جاتا ہے' کہیں لبّین اور کہیں رمید' اور بعض دوسرے نام بھی اسے دیئے گئے ہیں ۔

نباتات کی اس جنس کا فنی نام Euphorbia کیوں پڑا' اس کا بھی ایک دلچسپ قصہ ہے ۔ ماریطانیہ کا ایک بادشاہ جُوباثانی (۲۵ ق م تا ۱۸ عیسوی) تواریخ میں اس لئے مشہور ہے کہ اسے ملک کی نباتات اور جڑی بوٹیوں سے گہرا لگاؤ تھا' اور وہ ان کی جستجو میں رہتا تھا۔ ایک روز اسے ماریطانیہ کے پہاڑی علاقے میں ایک پودا ملا' جس کی جڑ سے ایسی سخت ناگوار اور زہریلی بو نکل رہی تھی کہ اُس کے قریب جاتے ہوئے بھی خوف آتا تھا۔ اُس نے شاہی طبیب Euphorbus سے اس عجیب پودے کے خواص کے بارے میں گفتگو کی' اور اُسی کے نام پر اس کا نام Euphorbia رکھا' اور اس کے خواص کے بارے میں ایک کتابچہ بھی لکھوایا۔ اس میں تنبیہہ کی گئی کہ اس پودے کو چھونے سے جسم پر آبلے پڑ جاتے ہیں' جن سے پوری جلد میں سوزش ہونے لگتی ہے ۔ اُس نے اس پودے کا دودھ بکروں کی کھال پر لگایا جو کچھ عرصے کے بعد سوکھ کر رال کی شکل کا ہو گیا۔ بادشاہ جُوباثانی کی اس دریافت کے بعد یہ یونانی اطباء کے علم میں آیا اور یونانی طبّ میں استعمال ہونے لگا۔ حکیم جالینوس (۱۳۰ء۔۲۰۰ء) نے مختلف عوارض کے معالجے میں زقّوم کا دودھ اور اس کی رال استعمال کی۔ حکیم جالینوس اور یونانی طبّ کی بنیاد پر عربوں نے اسے اپنی طبّ میں استعمال کیا اور اس کے لئے عربی زبان میں کئی نام رائج ہو گئے' مثلاً افربیون' فرفیون' فرفیوم ۔ حکیم ابن سینا (۹۸۰ء۔۱۰۳۷ء) نے زقّوم کے دوائی استعمال وضاحت سے تحریر کئے اور ان امراض کا ذکر کیا' جن کے علاج میں اس کا استعمال مفید اور کارگر ثابت ہو سکتا ہے۔

''ہمدرد فاؤنڈیشن'' کے زیر اہتمام اور حکیم محمد سعید شہید کے زیر ادارت طبع شدہ کتاب ''دیہاتی معالج'' میں تھوہر کے طبی فوائد و استعمالات پر اچھی خاصی تفصیل درج

© rasailojaraid
© rasailojaraid
© rasailojaraid

ہے۔ لکھا ہے کہ:

''تھوہر ایک کانٹوں دار پودا ہے جس کو باغوں اور کھیتوں کی حفاظت کے لئے ان کے اردگرد خندقوں پر لگاتے ہیں۔ اس کے تنے اور شاخوں پر تیز کانٹے ہوتے ہیں۔ پتے کتے کی زبان جیسے ہوتے ہیں۔ اس کا کوئی پتا یا شاخ توڑی جائے یا تنے میں شگاف دیا جائے تو اس سے دودھ بہنے لگتا ہے۔ تھوہر کئی قسم کی ہوتی ہے' لیکن ہمارے ہاں اس سے عام طور پر ''ڈنڈا تھوہر'' مراد ہوتی ہے۔ ڈنڈا تھوہر کی شاخیں اور تنا گول ہوتا ہے' لیکن اس کی دوسری قسمیں مثلاً تدھارا میں تنا تکونا اور چودھارا تھوہر کا تنا چارکونا ہوتا ہے''۔

تھوہر دواؤں میں بہت کام آتا ہے۔ خصوصاً اس کا دودھ بڑے کام کی چیز ہے۔ یہ دست آور دوا ہے۔ آتشک' گٹھیا' جذام اور پرانی بلغمی کھانسی میں بہت فائدہ دیتا ہے۔ تھوہر سے تیل بھی بنایا جاتا ہے جو گٹھیا اور فالج کے لئے نہایت مفید ہے۔ اگر داڑھ میں درد ہو تو تھوہر کا دودھ ایک قطرہ احتیاط سے اس پر لگائیں تو درد دور ہو جاتا ہے اور اس داڑھ کو آسانی سے اکھاڑا جا سکتا ہے۔ تھوہر کا دودھ داد' چنبل پر لگانے سے اس کو بہت جلد اچھا کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ داد' چنبل کے لئے اس کا مرہم بھی بنایا جاتا ہے' جس کے لگانے سے یہ بہت جلد دور ہو جاتے ہیں۔

اللہ کی شان کہ جس پودے کی زہریلی کڑواہٹ اور ناگوار بُو کو آخرت میں گناہگاروں کی غذا قرار دیا گیا ہے' اس پودے میں دوائی عناصر بھی پوشیدہ رکھ دیئے۔ جائے عبرت بھی' سبق آموز بھی!

محترم صدر مؤسس کا دورۂ بھارت

گزشتہ شمارہ کے ''حرفِ اوّل'' میں مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد حفظہ اللہ کے حالیہ دورۂ بھارت کا تذکرہ کیا گیا تھا اور اس دورے کی ایک مختصر رپورٹ حکمت قرآن میں شائع کرنے کا عندیہ ظاہر کیا گیا تھا۔ اتوار ۲ جنوری کو محترم صدر مؤسس نے قرآن آڈیٹوریم لاہور میں اپنے حالیہ دورۂ بھارت کے مشاہدات و تاثرات قدرے تفصیل سے بیان فرمائے' جنہیں مرتب کر کے ماہنامہ میثاق میں شائع کر دیا گیا ہے۔ دلچسپی رکھنے والے حضرات میثاق کا تازہ شمارہ (فروری ۰۵ء) ملاحظہ فرمالیں۔

© rasailojaraid.